26344-لاوارث اراضی کوملکیت میں لینے کی کیفیت

سوال

مملکت سعودی عرب کے جنوب میں کچھ قبائل ہیں جووہاں کے پہاڑی علاقے پراس وقت سے قابض ہیں جب بلدیہ کا وجود بھی نہیں تھا لیکن اب وہاں حکومت کے حکم سے بلدیہ قابض ہوچکی ہے اورقبائل کا قبضہ نہیں رہا۔

لھذا شرعی طورپراس اراضی کے احیاء کے ذریعہ ملکیت کا کیا حکم ہے، باوجوداس کے کہ وہاں قبیلے کے کچھ لوگ ایسا کرنے والوں کی مخالفت کرتے ہیں، کہ وہ بھی اس اراضی پر حکومت کاکنٹرول حاصل کرنے سے قبل سابقہ مشترکین میں سے ہیں، کچھ لوگ تواس زمین کوآبادکرنے کی استطاعت رکھتے ہیں اورکچھ میں آبادکاری کی استطاعت نہیں۔

آپ کوعلم ہونا چاہیے کہ مملکت سعودی عرب میں احیاء یعنی زمین کی آبادکاری وازارت العدل کے نظام کے مطابق 1382 ھجری سے پہلے ہونی چاہیے، معلومات فراہم کرنے پر آپ کا شکریہ؟

پسندیدہ جواب

صحیح تویہی ہے کہ احیاء اورآبادی کاری سے زمین کی ملکیت ہروقت حاصل ہوسکتی ہے، اس کی دلیل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مندرجہ ذیل فرمان کا عموم ہے:

(جس نے غیرآبادزمین کوآبادکیا وہ اسی کی ہے)۔

اس لیے کہ بعض علماء کرام مثلا احناف اس میں شرط رکھتے ہیں کہ جب حکمران اورمسلمانوں کے امام کی اجازت شامل ہوتوپھرملکیت ہوگی، جس سے اسے مقید کردیا گیا لھذا مسلمانوں کے ولی الامر اورامام کی اجازت لازمی ہے۔

اسے جاگیر کانام دیا جاتا ہے جس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنے دورمیں عمل کرتے ہوئے کچھ لوگوں کواراضی عطاکی تاکہ وہ آبادکریں۔

لھذا اس حالت میں ہم یہ کہیں گے کہ جس نے بھی 1382 ھجری سے قبل زمین آبادکی وہ اس کی ملکیت ہی ہوگی، اور1382 ھجری کے بعد جس نے بھی امام اورحکمران کی اجازت سے کوئی زمین آبادکی وہ اس کی ملکیت ہوگی۔

لھذا اگران قبائل نے بھی زمانہ قدیم میں اس تاریخ سے قبل زمین کوآبادکیا تووہ اس کی ملکیت کے زیادہ حقدار ہونگے، لیکن اگران قبائل نے اسے آبادتونہیں کیا لیکن وہ اراضی ان کے بستی کے تابع اورقریب ہے جس سے ان کی مصلحت وابستہ ہے تواس بنا پرانہیں اس کی آبادکاری سے روکنے کا حق حاصل ہے، تووہاں وہ سیروتفریح کریں اوراپنی آبادی میں وسعت کرنا چاہیں اوراگروہاں کوئی اورآکرآبادہونے کی کوشش کرے جس سے ان قبیلہ والوں کوضرراورنقصان ہونے کا اندیشہ ہوتووہ حکومت سے انہیں روکنے کا مطالبہ کرسکتے ہیں، چاہے وہ ان کے قبیلے کے لوگ ہی کیوں نہ ہوں۔

لیکن اگراس میں انہیں کوئی ضرراورنقصان ہونے کا اندیشہ نہ ہواوران کے آبادی سے دورہوجس کے کسی کوبھی کوئی ضرراورنقصان نہ ہوتا ہواورحکومت کی طرف سے آبادی کاری کی اجازت بھی مل چکی ہواسے ملکیت میں لینا جائز ہے، اوراہل قبیلہ کے لیے مخالفت کرنے کا کوئی حق نہیں رہتا۔

لیکن اگروہ وہاں خود ہی رہنا چاہیں اورا پنے قریب کسی اور قبیلے کے لوگوں کو بسنے نہ دینا چاہیں تو پھر حکومت سے مطالبہ کرسکتے ہیں اس لیے کہ وہ اس اراضی کے زیادہ حقدار ہیں ، پھر اس میں حکموت کو فیصلہ کرنے کا حق حاصل ہوگا ۔ .